از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 29 جنوری 1965

یونین آف انڈیا

بنام

شری رام بوہرا و دیگراں

[راگھوبر دیال، آر ایس بچاوت اور وی راماسوامی، جسٹس صاحبان]

ہندو قانون- مشترکہ ہندو خاندان کی نمائندگی کرنے والے دو افراد کی طرف سے مقدمہ- ایک کی موت-دوسرے کے خلاف اپیل- اگر قابل ہو-ضابطہ اخلاق دیوانی (ایکٹ 5، سال 1908)، آرڈر 22. قاعدہ 11.

مدعاعلیہ اور B نے مقدمہ دائر کیا اور اپیل کنندہ کے خلاف ایک مخصوص رقم کے لیے ڈگری حاصل کی. اپیل کنندہ نے ہائی کورٹ میں اپیل کی اور اس کے بعد B کی موت ہو گئی. ہائی کورٹ نے B کے خلاف اپیل میں تخفیف اور متبادل کو کالعدم قرار دیتے ہوئے ایک درخواست کو مسترد کر دیا کیونکہ اس کی رائے تھی کہ اپیل کنندہ کی طرف سے سنگین لاپرواہی کی گئی تھی. جب اپیل سماعت کے لیے آئی تو مدعاعلیہ کی طرف سے ابتدائی اعتراض اٹھایا گیا کہ اپیل مکمل طور پر ختم ہو گئی ہے جسے ہائی کورٹ نے برقرار رکھا. سرٹیفکیٹ کے ذریعے اپیل پر، اپیل گزاروں نے دعوی کیا کہ اپیل میں کوئی تخفیف نہیں کی جا سکتی کیونکہ مقدمہ مدعاعلیہ اور B نے مشترکہ خاندان کے کرتاوں کے طور پر لایا تھا اور کرتا میں سے ایک کی موت پر، دوسرا کرتا مشترکہ خاندان، حقیقی مدعی-مدعا کی نمائندگی کرتا رہا.

حکم ہوا کہ: مدعاعلیہ کے خلاف اپیل نااہل تھی.

جب ایک مشترکہ ہندو خاندان کے دو نمائندوں نے مشترکہ ہندو خاندان کے فائدے کے لیے مقدمہ دائر کیا اور اپنے حق میں ڈگری حاصل کی، اور مشترکہ ہندو خاندان کی نمائندگی کرنے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

والے جواب دہندگان کے طور پر ان دونوں کے خلاف اپیل دائر کی گئی، تو دوسرا نمائندہ ایک نمائندے کی موت پر مشترکہ خاندان کی نمائندگی جاری نہیں رکھے گا.[835 B-D]

ان میں سے کوئی بھی دوسرے کی موت کے بعد مشترکہ خاندان کی نمائندگی نہیں کر سکتا تھا جب تک کہ خاندان کے افراد اس کے خاندان کی نمائندگی کرنے کے اختیار کی تصدیق نہ کر دیں. [835 F-G]

ریاست پنجاب بمقابلہ ناتھورام،[1962]2ایس سی آر636، پر انحصار کیا.

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 611، سال 1962.

اصل ڈگری نمبر 525، سال 1951 سے اپیل میں پٹنہ ہائی کورٹ کے 11 فروری 1959 کے فیصلے اور ڈگری سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل.

درخواست گزار کے لیے بشن نارائن، ڈی آر پریم، بی آر جی کے اچار اور آر این سچتے.
جواب دہندگان نمبر 1 سے 5 کے لیے اے وی وشوناتھ شاستری اور کے کے سنہا.

عدالت کا فیصلہ جسٹس رگھوبر دیال نے سنایا.

بنسی دھر بوہرہ کے بیٹے بلاس رائے بوہرہ اور گنپت رام بوہرہ کے بیٹے شری رام بوہرہ نے 20 اکتوبر 1948ء میں بمبئی کے رام کشن داس ساگر مل نے. بنشید ھر گنپت رائے کی تفصیل کے تحت مدعی کو 11 گانٹھ کپڑے کی ترسیل نہ ہونے کی وجہ سے مدعی کو پہنچنے والے نقصان اور نقصان کی وجہ سے معاوضے کے لئے مدعاعلیہ سے 13،448 روپے کی وصولی کے لئے یونین آف انڈیا پر مقدمہ دائر کیا تھا۔ درخواست کے پیرا 1 میں الزام عائد کیا گیا تھا کہ مدعی بنسی دھر گنپت رائے کے نام اور طرز پر کپڑے اور دیگر اشیاء کا کاروبار کرتے تھے جو ان کی مشترکہ فیملی ٹریڈنگ فرم تھی جس کے تحت متکشر ا اسکول آف ہندو لاء کے زیر انتظام تھا، جس کے مشترکہ خاندان کے مدعی کرتا اور نمائندے تھے اور انہوں نے اس طرح مقدمہ دائر کیا تھا۔ درخواست کے پیرا 1 میں اس بیان کو تحریری بیان میں قبول نہیں کیا گیا تھا۔ ٹرائل کورٹ نے 29 اگست 1951 کو مقدمہ درج کیا۔ ڈگری، دیگر چیزوں کے ساتھ، کہا گیا ہے:

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document

"یہ حکم دیا جاتا ہے کہ مدعا علیہان کو مدعی کو 13,448 روپے سود کے ساتھ کی رقم ادا کرنے کے اخراجات کے ساتھ مقدمے کا فیصلہ کیا جائے۔"

یونین آف انڈیا نے پٹنہ کی ہائی کورٹ میں اپیل کی اور ڈگری کو الگ کرنے اور اخراجات کے ساتھ مقدمے کو خارج کرنے کی درخواست کی۔ مدعی-جواب دہندگان کو اپیل کا نوٹس جاری کیا گیا۔ اس کے بعد بلاس رائے بوہرا کا انتقال 24 جولائی 1957 کو ہوا۔ 5 ستمبر 1958 کو یونین آف انڈیا نے آرڈر 22، قاعدہ 4 کے ساتھ آرڈر 22، قاعدہ 11، ضابطہ اخلاق دیوانی کے تحت متبادل کے لیے درخواست پیش کی تاکہ تاخیر میں کمی اور معافی کو الگ کیا جا سکے۔ درخواست میں کہا گیا کہ درخواست گزار کے وکیل کو 14 مئی 1958 کو مدعی نمبر 1 بلاس رائے بوہرا کی موت کے بارے میں معلوم ہوا جب یہ معاملہ روزانہ کی فہرست میں اس سلسلے میں ایک نوٹ کے ساتھ تھا کہ اس نے فوری طور پر اس حقیقت سے ریلوے حکام کو آگاہ کیا لیکن اٹیچر کی غلطی کی وجہ سے وقت پر متبادل کے لیے مناسب اقدامات نہیں کیے جا سکے۔ مزید کہا گیا کہ تین دن تک کافی تفتیش اور کوششوں کے بعد بلاس رائے بوہرا کی موت کی تاریخ اور ان کے وارثوں اور قانونی نمائندوں کے نام اور پتے کا پتہ لگایا جا سکا۔ بلاس رائے بوہرا کے وارثوں کو تبدیل کرنے کی دعا کی گئی، وہ اس کے بیٹے، ایک بیوہ اور ایک بیٹی تھے۔ درخواست میں ان کے نام مذکور تھے۔

بلاس رائے بوہرا کے وارثوں کی جانب سے اس درخواست کی مخالفت کی گئی۔ اس میں یہ ذکر کیا گیا تھا کہ 27 ستمبر 1957 کو بلاس رائے بوہرا کے وارثوں کے متبادل کے لیے ایک اور اپیل میں درخواست دی گئی تھی جس میں یونین آف انڈیا ایک مدعا علیہ تھی اور اس لیے یونین آف انڈیا اور اس کے وکیل بلاس رائے بوہرا کی موت اور اس کے وارثوں کے ناموں سے واقف تھے۔

یکم دسمبر 1958 کو، ہائی کورٹ نے بلاس رائے بوہرا کے خلاف اپیل میں تخفیف اور وارثوں کے متبادل کے لیے درخواست کو مسترد کر دیا کیونکہ یہ رائے تھی کہ اپیل کنندہ، یونین آف انڈیا کی طرف سے شدید لاپرواہی کی گئی تھی، کیونکہ اس کے وکیل کے پاس بلاس رائے بوہرا کی موت کے بارے میں کم از کم 16 مئی 1958 کو معلومات تھیں۔ ہائی کورٹ نے مقدمے کے حقائق پر اطمینان محسوس نہیں کیا کہ اپیل میں تخفیف کو کالعدم قرار دینے کے لیے کوئی بنیاد بنائی گئی ہے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ہائی کورٹ میں اس بات پر زور نہیں دیا گیا تھا کہ بلاس رائے بوہرا کے وارثوں اور قانونی نمائندوں کے خلاف اپیل میں کوئی کمی نہیں کی گئی تھی۔ اس پر زور نہیں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دیا جا سکتا تھا جب یونین آف انڈیا نے خود بلاس رائے بوہرا کے وارثوں اور قانونی نمائندوں کی تخفیف اور متبادل کو الگ کرنے کے لیے درخواست دی تھی.

زندہ بچ جانے والے مدعاعلیہ کے خلاف یونین آف انڈیا کی اپیل، یعنی.، سری رام بوہرا، 11 فروری 1959 کو سماعت کے لیے آئے، جب مدعاعلیہ کی جانب سے اس اثر پر ابتدائی اعتراض اٹھایا گیا کہ اپیل مکمل طور پر ختم ہو گئی تھی کیونکہ اس نے مدعی مدعاعلیہ نمبر 1 کے وارثوں کے خلاف اپیل کو ختم کر دیا تھا. یونین آف انڈیا کی طرف سے یہ دعوی کیا گیا کہ دونوں مدعی، یعنی.، متوفی بلاس رائے بوہرا اور سری رام بوہرا نے مشترکہ خاندان کے کرتاوں کے طور پر مقدمہ دائر کیا تھا جو میسرز بنسی دھر گنپت رائے کی فرم کا مالک تھا اور یہ کہ کرتاوں میں سے ایک کی موت کے بعد دوسرا مدعی جسے مدعی کے مقدمے میں کرتا بھی کہا گیا تھا وہ خاندان کی نمائندگی کرنے کا اہل تھا اور اس لیے پوری اپیل کو کم کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں ہو سکتا تھا. ایک بار پھر، یہ دعوی نہیں کیا گیا کہ بلاس رائے بوہرا کے وارثوں کے خلاف اپیل ختم نہیں ہوئی تھی.

ہائی کورٹ نے ابتدائی اعتراض کو برقرار رکھا اور فیصلہ دیا کہ اپیل نااہل ہو گئی ہے اور اسے مسترد کیا جا سکتا ہے. یہ رائے تھی کہ اگر یہ بھی لیا جائے کہ دونوں مدعیوں نے ایک ہی مشترکہ خاندان کے کرتاوں کی حیثیت سے مقدمہ دائر کیا تھا، تو بھی مشترکہ خاندان کو بلاس رائے بوہرا کے وارثوں کے خلاف اپیل میں کمی کی وجہ سے فائدہ ہوا تھا کیونکہ بلاس رائے بوہرا کی نمائندگی کے ذریعے مشترکہ خاندان کے حق میں منظور کی گئی ڈگری کو کالعدم نہیں کیا جا سکتا تھا اور اگر دوسرے کرتا سری رام بوہرا کی موجودگی میں مشترکہ خاندان کے خلاف اپیل کی اجازت دی گئی تھی، تو دو متضاد ڈگریوں کے وجود میں آنے کا موقع ہو سکتا ہے. ہائی کورٹ نے اس کے مطابق اپیل کو مسترد کر دیا. یہ اس حکم کے خلاف تھا کہ یونین آف انڈیا نے آرٹیکل 133 کے تحت ہائی کورٹ سے سند حاصل کی اور پھر یہ اپیل دائر کی.

اس کے بعد اپیل میں فیصلے کا واحد نقطہ یہ ہے کہ آیا مدعاعلیہ سری رام بوہرا، مدعاعلیہ نمبر 2 کے خلاف ہائی کورٹ کے سامنے یونین آف انڈیا کی اپیل، مدعاعلیہ نمبر 1، بلاس رائے بوہرا کے خلاف اس کے وارثوں اور قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر نہ لائے جانے کی وجہ سے ختم ہونے کے بعد مجاز تھی. اپیل کنندہ کے لیے یہ متنازعہ نہیں رہا ہے کہ اگر یہ قرار دیا جاتا ہے کہ بلاس رائے بوہرا کے وارثوں اور قانونی نمائندوں کے خلاف اپیل ختم ہو گئی تھی، تو یہ صرف زندہ بچ جانے والے مدعاعلیہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے خلاف نااہل ہو گئی. یہ مقدمہ دونوں مدعیوں نے دائر کیا تھا. دونوں اپیل میں مدعا تھے. ڈگری مشترکہ تھی، جس میں ہر ڈگری دار کے حصص کے بارے میں کوئی وضاحت نہیں تھی. لہذا، اپیل کو نااہل ہونا چاہیے اگر اس نے جواب دہندگان میں سے کسی ایک کے خلاف اپیل کو ختم کر دیا ہے.

اپیل کنندہ کے لیے جو حقیقت میں استدعا کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ سری رام بوہرا کی موت پر اپیل میں کوئی کمی نہیں کی جا سکتی اور اس کے وارثوں اور نمائندوں کو ریکارڈ پر لانے سے گریز کیا جا سکتا ہے، کیونکہ اصل مدعی مشترکہ خاندان تھا جس کی کمپنی بنسی دھر گنپت رائے تھی، جو گانٹھوں کی کھیپ تھی جو ڈیلیور نہیں کی گئی تھی اور چونکہ یہ مقدمہ دو نامزد مدعیوں نے مشترکہ خاندان کے کرتا کے طور پر لایا تھا. یہ کہا جاتا ہے کہ ایک کرتا کی موت پر، دوسرا کرتا مشترکہ خاندان، حقیقی مدعی مدعا علیہ کی نمائندگی کرتا رہا، اور اس لیے اپیل میں کوئی کمی نہیں کی جا سکتی تھی. ہم تنازعہ کو آواز نہیں سمجھتے.

ہمیں ہندو قانون کے کسی متن یا اس تجویز کی حمایت میں کسی طے شدہ مقدمہ کا حوالہ نہیں دیا گیا ہے کہ ایک مشترکہ ہندو خاندان میں ایک سے زیادہ کرتا ہو سکتے ہیں. مشترکہ ہندو خاندان کے دو کرتا ہونے کا خیال، پہلی نظر میں، کرتا کے تصور سے مطابقت نہیں رکھتا ہے. اگر ہندو قانون دو کرتاوں کے وجود پر غور نہیں کرتا ہے تو وہ خود کو مشترکہ ہندو خاندان کے کارتے کے طور پر بیان کرتے ہیں اور اس طرح ان کا مقدمہ انہیں مشترکہ ہندو خاندان کا کرتا نہیں بنا سکتا.

ملا کے ہندو قانون، بارہویں ایڈیشن کے پیراگراف 236 میں کہا گیا ہے:

" مشترکہ خاندان سے تعلق رکھنے والی جائیداد کا انتظام عام طور پر والد یا خاندان کے دوسرے بزرگ رکن کے ذریعے کیا جاتا ہے. مشترکہ خاندان کے منتظم کو کرتا کہا جاتا ہے.

باپ تمام معاملات میں فطری طور پر ہوتا ہے، اور نابالغ بیٹوں کے معاملے میں لازمی طور پر مشترکہ خاندانی جائیداد کا منتظم ہوتا ہے. "

دو کرتاوں کا وجود مشترکہ ہندو خاندان کی جائیداد اور خاندان کے دیگر امور کے ہموار انتظام کا باعث نہیں بن سکتا، ان اختیارات کے پیش نظر جو مشترکہ ہندو خاندان کے کرتا کے پاس ہندو قانون کے تحت ہیں، وہ اختیارات جو صرف ایسے اختیارات تک محدود نہیں ہیں جو عام طور پر بعض افراد کی جائیداد کا منتظم جو اسے ملکیت کا انتظام کرنے کا اختیار دیتا ہے. مشترکہ ہندو خاندان کا کرتا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

یقینی طور پر خاندانی جائیداد کا منتظم ہوتا ہے لیکن بلاشبہ اس کے پاس وہ اختیارات ہوتے ہیں جو عام منتظم کے پاس نہیں ہوتے. اس لیے کرتا کو صرف جائیداد کے مینیجر کے برابر نہیں کیا جاسکتا.

بھگوان دیال بمقابلہ مسماۃ ریوتی دیوی([1]) کے نام سے رپورٹ کیے گئے معاملے کا حوالہ دیا گیا تھا۔ صفحہ نمبر 482 پر لکھا ہے:

قانونی موقف اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے: مُشترکہ وراثت ہندو قانون کی ایک تخلیق ہے اور اسے فریقین کے اتفاق رائے سے تشکیل نہیں دیا جاسکتا سوائے دوبارہ ملنے کے معاملے میں۔ یہ ایک کارپوریٹ باڈی یا ایک خاندانی اکائی ہے۔ قانون خاندان کی ایک شاخ کو ماتحت کارپوریٹ باڈی کے طور پر بھی تسلیم کرتا ہے۔ مذکورہ فیملی یونٹ، چاہے وہ بڑا ہو یا ماتحت، قانون کے ذریعہ مقرر کردہ حدود کے تحت خاندانی جائیداد حاصل کر سکتا ہے، رکھ سکتا ہے اور اسے ٹھکانے لگا سکتا ہے۔ عام طور پر مینیجر، یا رضامندی، اظہار یا ظاہر کے ذریعے، خاندان کے ممبروں میں سے کوئی بھی دوسرا رکن یا ممبر کاروبار کر سکتا ہے یا جائیداد حاصل کر سکتا ہے، مذکورہ قانون کے ذریعہ مقرر کردہ حدود کے تابع، خاندان کے لئے یا اس کی طرف سے.

یہ حقیقت کہ مشترکہ ہندو خاندان کے منیجر کے علاوہ کوئی دوسرا رکن یا فرد خاندان کی طرف سے کاروبار وغیرہ کرتا ہے، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ایسے افراد جو خاندان کے لیے کام کرتے ہیں وہ خاندان کے کرتاوں کے طور پر ایسا کرتے ہیں.

ہندو قانون کے کسی متن یا کسی مشترکہ ہندو خاندان کے دو کرتا ہونے کے کسی پچھلے فیصلے کی عدم موجودگی میں ہم اس سوال پر کوئی قطعی رائے ظاہر کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں کہ آیا مشترکہ ہندو خاندان کے دو کرتا ہو سکتے ہیں اور، اگر دو کرتا ہو سکتے ہیں، تو ان میں سے ایک کی موت کا ان دونوں کی طرف سے لائے گئے مقدمے کی استقامت پر کیا اثر پڑے گا.

دو افراد مشترکہ ہندو خاندان کے معاملات اس بنیاد پر دیکھ سکتے ہیں کہ مشترکہ ہندو خاندان کے افراد انہیں خاندان کی نمائندگی کرنے کا اختیار دیتے ہیں. وہ دو افراد ہوں گے جو خاندان کی نمائندگی کرنے کے حقدار ہوں گے اور ان کی نمائندگی کرنے کا اختیار مشترکہ ہندو خاندان کے اراکین کی طرف سے انہیں دیے گئے اختیار کی شرائط پر منحصر ہوگا. خاندان کے لیے کام کرنے کا ان کا اختیار ہندو قانون کے کسی اصول کے تحت حاصل نہیں ہوتا، بلکہ مشترکہ ہندو خاندان کے ارکان پر مبنی ہوتا ہے جو انہیں کچھ اختیار دیتے ہیں. لہذا یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جب مشترکہ ہندو خاندان کے دو

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document

ایسے نمائندے مشترکہ ہندو خاندان کے فائدے کے لیے اپنے حق میں مقدمہ کرتے ہیں اور ڈگری حاصل کرتے ہیں، اور مشترکہ ہندو خاندان کی نمائندگی کرنے والے جواب دہندگان کے طور پر ان دونوں کے خلاف اپیل دائر کی جاتی ہے، تو دوسرا نمائندہ ایک نمائندے کی موت پر مشترکہ خاندان کی نمائندگی کرتا رہے گا. وہ ممکنہ طور پر ایسا نہیں کر سکے جب مشترکہ ہندو خاندان کی طرف سے دیا گیا اختیار اس اثر پر تھا کہ دونوں کو مشترکہ طور پر کام کرنا تھا. دونوں نمائندوں کے اختیار کی شرائط کے بارے میں کوئی معلومات نہ ہونے کی وجہ سے، کامیابی کے ساتھ یہ زور دینا ممکن نہیں ہے کہ نمائندوں میں سے ایک کی موت کے بعد بھی دوسرا نمائندہ مشترکہ ہندو خاندان کی نمائندگی کرتا رہے. نمائندوں میں سے کسی ایک کی موت پر، خاندان کا کرتا، ہندو قانون کے اصولوں کے مطابق، خود بخود مشترکہ ہندو خاندان کی نمائندگی کرنے کا حقدار شخص ہو گا جب تک کہ خاندان دوبارہ مشترکہ ہندو خاندان کے مخصوص اراکین کو اس کی نمائندگی کرنے کا اختیار دینے کا فیصلہ نہ کرے. مشترکہ ہندو خاندان کی طرف سے دونوں مدعیوں کو دیے گئے اختیار کی شرائط اور دائرہ کار کی نشاندہی کرنے کے لیے ریکارڈ پر کوئی مواد موجود نہیں ہے.

لہذا ہم اپیل میں اس معاملے پر اس بنیاد پر غور کرتے ہیں کہ یہ مقدمہ دو افراد نے مدعی کے طور پر لایا تھا. انہیں مشترکہ ہندو خاندان کی نمائندگی کرنے کے لیے بہترین طور پر لیا جا سکتا ہے جو اس فرم بنسی دھر گنپت رائے کا مالک تھا. ان میں سے کوئی بھی دوسرے کی موت کے بعد مشترکہ خاندان کی نمائندگی نہیں کر سکتا جب تک کہ خاندان کے افراد اس کے خاندان کی نمائندگی کرنے کے اختیار کی تصدیق نہ کر دیں. دوسرے مدعی میں اس طرح کی تصدیق یا اختیار کے نئے سرے سے حوالے کرنے کے بارے میں کوئی الزام یا ثبوت نہیں ہے. یعنی, سری رام بوہرا. مقدمے کے مقصد کے لیے، دو مدعی تھے اور ان میں سے ایک کی موت پر مخالف فریق کے لیے ضروری تھا کہ وہ وقت کے اندر اپنے وارثوں اور قانونی نمائندوں کو شامل کرے. یہ ایسا کرنے میں ناکام رہا اور اس لیے بلاس رائے بوہرا کے ان وارثوں اور نمائندوں کے خلاف اپیل کو درست قرار دیا گیا. اس طرح کی تخفیف کا نتیجہ دوسرے مدعا علیہ کے خلاف اس اپیل کو نااہل بناتا ہے جیسا کہ دونوں مدعا علیہان کے خلاف ڈگری. یعنی, بلاس رائے بوہرا اور سری رام بوہرا مشترکہ ڈگری تھے. ڈگری میں اس بات کی نشاندہی کرنے کے لیے کچھ نہیں تھا کہ یہ کس کے فائدے کے لیے منظور کیا گیا تھا یا دونوں ڈگری ہولڈرز کو کس تناسب سے ڈیکریٹل رقم ملنی تھی. اس لیے سری رام بوہرا کے خلاف اپیل نااہل تھی.

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اس نظریے کی حمایت ریاست پنجاب بمقابلہ ناتھورام ([1]) میں اس عدالت کے فیصلے سے ہوتی ہے۔ وہاں یہ فیصلہ دیا گیا کہ جب مدعاعلیہان کے حق میں ڈگری مشترکہ اور ناقابل تقسیم ہو تو متوفی مدعاعلیہان کے علاوہ دیگر مدعاعلیہان کے خلاف اپیل پر کارروائی نہیں کی جاسکتی اگر متوفی مدعاعلیہان کے خلاف اپیل ختم ہو گئی ہو۔ اس لیے ہماری رائے ہے کہ ہائی کورٹ کا یہ فیصلہ درست تھا کہ صرف سری رام بوہرا کے خلاف اپیل ہی نااہل ہو گئی۔

اپیل کنندہ کے لیے مزید دلیل دی گئی ہے کہ ہائی کورٹ کو اپیل کنندہ کی درخواست کو تخفیف کو کالعدم قرار دینے کی اجازت دینی چاہیے تھی۔ ہائی کورٹ نے اپیل کی تخفیف کو کالعدم قرار دینے کی درخواست کی حمایت میں درخواست کردہ حقائق پر غور کرنے کے بعد اپنی صوابدید کا منصفانہ استعمال کیا۔ ہمیں اس بات پر غور کرنے کی کوئی وجہ نہیں ملتی ہے کہ صوابدید کا مناسب طریقے سے استعمال نہیں کیا گیا۔ اس لیے ہم اس معاملے کو اس سلسلے میں ہائی کورٹ کی صوابدید میں مداخلت کرنے کے لیے مناسب نہیں سمجھتے۔

اس لیے ہم اخراجات کے ساتھ اپیل کو مسترد کرتے ہیں۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document